



سوال

(121) مسجد کی دیوار پر پڑوسی کے گھر کی پھتت!

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسجد کا ہمسایہ اپنے گھر کی پھتت مسجد کی دیوار پر رکھنا چاہتا ہے۔ مسجد کی دیوار پر جتنی لاگت آتی ہے اس کا خرچہ دینے کی ذمہ داری لیتا ہے۔ اہل محلہ (مسجد کی انتظامیہ) اس پر رضامند ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ جہاں مسجد کی دیوار بنتی ہوئی ہے، اس کے بارے میں یہ حتمی علم نہیں ہے کہ وہ جگہ مسجد کی ہے، ہمسائے کی ہے یا مسجد اور ہمسائے کی مشترکہ ہے۔ صورت مسئلہ میں کیا پڑوسی کو اجازت ہے کہ وہ مسجد کی انتظامیہ کی رضامندی سے دیوار کی قیمت ادا کر کے اپنے گھر کے پھتت اس دیوار پر رکھے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئلہ میں پڑوسی کو اجازت ہے کہ وہ اپنے گھر کے کمرے کی پھتت مسجد کی دیوار پر رکھے۔ اگر وہ دیوار پر لاگت شدہ رقم کی ادائیگی بھی کر دیتا ہے تو سونے پر سہاگہ ہے۔ مسجد کی دیوار سے استفادہ تو کیا جا سکتا ہے مگر پڑوسی کو مسجد کی دیوار کا مالک قرار نہیں دیا جائے گا۔ دیوار مسجد کی ملکیت ہی رہے گی۔ یعنی یہ نہیں ہوگا کہ کل کو مسجد کا ہمسایہ اپنی ذاتی مصلحت کے لیے دیوار کو گراسکے۔ یہ بھی واضح رہے کہ مسجد کی اشیاء کو مسجد کے مفاد کے لیے فروخت یا تبدیل کیا جا سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

حتیٰ کہ کسی مسجد کو آگے پیچھے کرنا پڑے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ مگر ہر صورت میں مسجد کی بہتری اور مفاد کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی مسجد نمازیوں کے لیے ناکافی ہو، آس پاس کی جگہ مسجد میں ملانا ممکن نہ ہو تو اس مسجد کی جگہ فروخت کر کے تبادلہ جگہ، جو نمازیوں کی تعداد کے لیے کفایت کرے، خرید کر مسجد بنائی جا سکتی ہے۔

اس کی تائید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے بھی ہوتی ہے۔ کوفہ میں مسلمانوں کے بیت المال کو نقب لگا کر کسی نے چوری کر لی۔ نقب لگانے والا پکرا جاتا ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس وقت بیت المال کے نگران تھے۔ انہوں نے امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا تو انہوں نے جواب دیا:

(ان نقل المسجد وصیر بیت المال فی قبلتہ) :

”مسجد کو منتقل کر لو کہ بیت المال مسجد کے قبلہ میں آجائے۔“ مسجد میں کوئی نہ کوئی نمازی تو ہوتا ہے (بیت المال اس طرح کے واقعات سے محفوظ ہو جائے گا) تو سعد بن مالک نے وہاں سے مسجد ختم کر کے کھجوروں کی منڈی میں بنا دی اور منڈی کو مسجد کی جگہ منتقل کر دیا۔ بیت المال بھی مسجد کے قبلہ میں بن گیا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ 217/31)

ہذا ما عنہدی واللہ اعلم بالصواب



فتاویٰ افکار اسلامی

مسجد کے احکام و مسائل، صفحہ: 339

محدث فتویٰ